



سوال

(297) خودکشی کا ارادہ اور موت سے قبل توبہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری ایک شادی شدہ بہن تھی جس کے تین بچے بھی تھے، اس بہن کا ہمیشہ اپنے شوہر سے جھگڑا رہتا تھا نیز اپنے والد کے خلاف بھی اختلاف تھا اور اس کا سبب بھی اس کو وہی شوہر تھا جو اس سے بے حد ناروا سلوک کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ گھر چھوڑ کر اپنی اس مطلقہ ماں کے گھر جانے پر مجبور ہو گئی جس نے ایک اور آدمی سے شادی کر رکھی تھی۔۔۔۔۔ اس کی ماں کا یہ شوہر بھی اس سے برا سلوک کرتا تھا تو میں نے ایک فلیٹ لے لیا تاکہ یہ میرے ساتھ رہائش اختیار کرے لیکن یہ اپنی ماں کے پاس بھی اکثر جاتی رہتی تھی اور ایک دفعہ اس کی ماں کے شوہر نے اسے مجبور کیا کہ جائے اور بچوں کو اپنے شوہر کے پاس چھوڑ آئے، چنانچہ اس نے اپنی ماں کو راضی کرنے کے لئے اسی طرح کیا۔

ایک دن اس کا اور اس کی ماں کے شوہر کا آپس میں جھگڑا ہو گیا اور یہ فلیٹ میں آگئی اور ان آلام و مصائب اور اولاد کی دوری کی وجہ سے بے حد رنجیدہ تھی اور اس نے فریز سے گولیاں نکالیں اور ان سب گولیوں کو کھا لیا تاکہ خودکشی کرے لیکن میں اسے ہسپتال لے گیا جہاں اس کا علاج کیا گیا اور پھر وفات سے قبل جب اس نے یہ محسوس کیا کہ یہ اس کی زندگی کے آخری ایام ہیں تو اس نے توبہ کر لی اور اس نے اپنے گناہوں کی معافی کے لئے کثرت سے استغفار پڑھنا شروع کر دیا تھا اور ہم سے بھی یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ ہم بھی اس کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادے! چنانچہ قضائے الہی سے اس کا انتقال ہو گیا تو سوال یہ ہے کہ اب اس کا کیا حال ہوگا۔۔۔۔۔ کیا میرے لئے یہ جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے صدقہ اور حج کروں کیونکہ میں نے یہ نذرمانی تھی کہ میں ساری زندگی یہ اعمال کرتا رہوں گا، میرا رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی بہن نے جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لی تھی اور خودکشی کرنے پر ندامت کا اظہار کیا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا کیونکہ توبہ سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور توبہ کرنے والا اس طرح ہو جاتا ہے جیسے اس نے کو گناہ کیا ہی نہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اگر آپ اس کی طرف سے صدقہ کریں یا استغفار اور دعا کریں تو یہ بہت اچھا ہوگا، اس سے اسے بھی نفع ہوگا اور آپ کو بھی اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ آپ نے جب اعمال صالحہ کی نذرمانی ہے تو اسے بھی پورا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی تعریف کرتے ہوئے ان لوگوں کی بھی ستائش کی ہے جو اپنی نذرانوں کو پورا کرتے ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلْ اَمْۤوَالَكُمْ بَيْنَ يَدٰیْكُمْ مِّمَّا كَسَبْتُمْ حَرٰۤمًا ۚ سُوْرَةُ الدَّهْرِ ۝۷

”یہ لوگ نذرانیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی، خوف رکھتے ہیں۔“



اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذرمانے تو اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذرمانے تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔" اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں روایت فرمایا ہے۔
حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 418

محدث فتویٰ